احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 5۔ ستمبر 2011ء

روزنامہ

FR-10 (047-6213029 ٹیلی فون نمبر)

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 5 ستمبر 2011ء............1432 ہجری 5 تبوک 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 202

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(دین) ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدائے تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُر حکمت عالم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدت الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشے اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21ص 25)

دل میں قرآن اُتر جائے

ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں سب مفصل سورتیں یعنی سورۃ الحجرات سے آخر قرآن تک ایک ہی رکعت میں پڑھ جاتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم تو قرآن مجید کو اس طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو جس طرح ہذیان کی صورت میں اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ یاد رکھو! کچھ لوگ قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا۔ قرآن تو انسان کو فائدہ دیتا ہے جب وہ اس کے دل میں اُتر کر راسخ ہو جائے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ترتیل القراءۃ حدیث نمبر:1358)

جس گھر میں نماز کا حق ادا ہوگا وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذّت اور نور نازل فرما۔

جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوح علیہ السلام کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے۔ زکوۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں۔ مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔

اگر بھوک یا پیاس لگی ہو تو ایک لقمہ یا ایک گھونٹ سیری نہیں بخش سکتا۔ پوری خوراک ہوگی تو تسکین ہوگی۔ اسی طرح ناکارہ تقویٰ ہرگز کام نہ آوے گا۔ خدا تعالیٰ انہیں سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ لن تنالوا البر......۔ (آل عمران:93) کے یہ معنی ہیں کہ سب سے عزیز شئے جان ہے۔ اگر موقع ہو تو وہ بھی خدا کی راہ میں دے دی جاوے۔ نماز میں اپنے اوپر جو موت اختیار کرتا ہے وہ بھی بر کو پہنچتا ہے۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 627)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مشعل راہ

خیانت نفاق کی نشانی اور خصلت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک حدیث میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔ جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے۔ اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان۔ باب بیان خصال المنافق)

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جس سے اس کے .... بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا تو اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی۔ (الادب المفرد۔ صفحہ 75 از حضرت امام بخاریؒ)

بعض دفعہ جان بوجھ کر غلط طریقے سے غلط مشورہ دے دیا جاتا ہے تو یہ بھی خیانت ہے تاکہ کسی کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے جس کا اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اس کی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ (نسائی کتاب الاستعاذہ من الخیانۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خائن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر آپ نے فرمایا: جو شخص بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ .... ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

پھر آپ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’خیانت نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے‘‘۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ ہمدرد بن کر دوسری کسی شریف عورت کے گھر جاتی ہیں، اس سے باتیں نکلواتی ہیں، دوستیاں قائم کرتی ہیں۔ اور پھر مجلسوں میں بیان کرتی پھرتی ہیں۔ تو اس قسم کے لوگ چاہے مرد ہوں یا عورت (عورتوں کو زیادہ عادت ہوتی ہے) وہ بھی مجالس کی امانت میں خیانت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہر احمدی کو ان باتوں سے بھی اپنے آپ کو بچا کر رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لا الہ الا اللہ کا قائل نہیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 106)

(روزنامہ الفضل 26 مئی 2004ء)

درود شریف

خدا کے نور سے معمور ہے درود شریف
کلام پاک میں مذکور ہے درود شریف

حضور رحمت ایزد کا نسخۂ آساں
خدا کے فضل کا منشور ہے درود شریف

سکونِ قلب میسر ہو جس کی برکت سے
ہو جس سے روح بھی مسرور ہے درود شریف

حروف جس کے ہیں انوار کے گہر پارے
وہ شش جہات میں مشہور ہے درود شریف

زمین سے تا بفلک ہو گئی فضا روشن
جہاں میں نورٌ علیٰ نور ہے درود شریف

ملے ہے اس سے قبولیت دعا کا شرف
خدا کے قرب کا دستور ہے درود شریف

کلید فتح و ظفر لاکلام صلِّ علیٰ
نوید صحت رنجور ہے درود شریف

غلامِ در ہی مقامِ کلیم پاتے ہیں
یہاں بمنزلہ طور ہے درود شریف

مرے لئے ہو خدایا نجات کا موجب
ترے حضور میں منظور ہے درود شریف

تمام عمر رہے شاد تیرا وردِ زباں
جہاں تلک تجھے مقدور ہے درود شریف

محمد ابراہیم شاد

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

قسط نمبر 24

مفتی مصر کا فتویٰ تکفیر اور اس کا محرک

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عرب ممالک کی بے لوث عالمی خدمات میں سرگرم عمل تھے کہ استعماری طاقتوں کی ان خفیہ اور جارحانہ کوششوں میں یکا یک تیزی پیدا ہوگئی جوان کی طرف سے "الکفر ملة واحدة" کے مضمون کی اشاعت کے بعد جماعت احمدیہ کے خلاف جاری تھیں۔اس ضمن میں الاستاذ علی الخیاط آفندی کا سنسنی خیز انکشاف گزر چکا ہے۔

علاوہ ازیں یہودی صحافی اور زعماء حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ان کے قضیہ فلسطین کے کامیاب دفاع کی وجہ سے سخت نالاں تھے اور دل میں نہایت درجہ کا بغض رکھتے تھے بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ اس تاک میں تھے کہ کب ان کو موقعہ ملے اور وہ حضرت چوہدری صاحب کے خلاف کوئی کارروائی کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کی ایک جھلک مندرجہ ذیل اقتباس سے بھی نمایاں ہوجاتی ہے:

حمید نظامی کے 1954ء کے خطوط (مطبوعہ ''نشان منزل'' ص 49) میں یہ ذکر ملتا ہے کہ وہ ''وی آنا'' عالمی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تو ان کے جہاز میں ایک یہودی عالم اور ایک یہودی ایڈیٹر بھی سوار تھے جو چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی سخت مذمت کرتے اور آپ کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔

یہودی حلقے آپ کی شخصیت سے اتنا بغض وعناد کیوں رکھتے ہیں؟ مندرجہ بالا پس منظر کی روشنی میں اس کا سبب بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔

چنانچہ دشمنان دیں نے اپنی انتقامی کارروائی کیلئے مصر کی سرزمین کو چنا اور مفتی دیار مصریہ فضیلۃ الاستاذ الشیخ حسین محمد مخلوف کے ذریعہ حضرت چوہدری صاحب پر احمدی ہونے کی بناء پر فتویٰ کفر شائع کرادیا گیا۔

یہ فتویٰ 22 جون 1952ء کو منظر عام پر آیا جس میں فضیلۃ الاستاذ الشیخ مخلوف نے لکھا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان غیر مسلم بلکہ کافر ہیں کیونکہ پاکستان کے ایسے مخصوص فرقہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا منکر ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اسلام میں سلسلۂ انبیاء جاری ہے۔

(الیوم (یافا) 21 شوال 1371ھ بحوالہ البشریٰ مجلّہ 18 صفحہ 106)

جہاں یہ فتویٰ مشرق وسطی کے عرب ممالک نے نمایاں طور پر شائع کیا وہاں مغربی پنجاب کے اخبار ''زمیندار'' نے اپنی 8 جولائی 1952 کی اشاعت میں اس فتویٰ کو صفحہ اول پر چوکھٹے کے ساتھ شائع کیا۔عنوان یہ تھا۔

''مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں ......
مفتی اعظم مصر السید محمد حسنین المخلوف کا فتویٰ''

مصری عالم الاستاذ احمد بہاء الدین نے اپنی کتاب 'فاروق......ملکا'' میں اس فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب کو زبردست خراج تحسین بھی ادا کیا لیکن ساتھ ہی ایک فرضی واقعہ بھی ان کے قلم سے لکھا گیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

ترجمہ: چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اپنی جرأت اور دلیری میں مشہور ہیں۔آپ ایک مرتبہ پاکستان واپس جاتے ہوئے قاہرہ سے گزرے تو قاہرہ میں آپ کو شاہ فاروق سے ملنے کا اتفاق ہوا۔بیرونی دنیا میں انہوں نے ایک لمبا عرصہ گزارا ہے۔چوہدری صاحب کو فاروق کی ایسی رسوا کُن اور بیہودہ حرکات کے متعلق پڑھنے کا اکثر موقعہ ملا ہے جو فاروق، ملک مصر اور تمام مشرقی ممالک کی بدنامی اور رسوائیوں کا موجب ہیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے نہایت حکمت، دانش مندی اور کمال ملاطفت کے ساتھ شاہ مصر سے کہا کہ ''ساری دنیا کی نظریں عالم اسلام پر ہیں۔اسلامی ملکوں کے دشمن بے شمار ہیں اور ان کی تاک میں ہیں نیز ان کی لغزشوں پر نگاہ رکھتے اور شمار کرتے رہتے ہیں۔ان حالات میں مسلمان حکومتوں کے سربراہوں اور حکمرانوں کا فرض ہے کہ اپنی زندگی میں اسلامی طریقوں کو رواج دیں اور اسلامی قوانین کی پابندی کریں تا ان کی راستباز زندگی ان کی قوموں کے لئے نمونہ ہو اور تمام دنیا کے لئے اسلام کی تبلیغ کے پروپیگنڈا کا موجب ہو''۔

شاہ فاروق، چوہدری صاحب کا مقصد بھانپ کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ملاقات ختم کر دی۔(1975ء میں اس جلد کے پہلے ایڈیشن میں جب یہ اقتباس شائع ہوا تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سختی سے تردید فرمائی اور کئی مجالس میں بتایا کہ یہ قصہ بے بنیاد ہے میری ایسی کوئی ملاقات شاہ فاروق سے نہیں ہوئی۔) شاہ فاروق نے وزیر خارجہ پاکستان کی اس جرأت پر اپنا غیظ وغضب چھپایا اور موقع کی تلاش میں رہے۔ شیخ مخلوف بھی موقع ڈھونڈتے رہے۔مفتی الدیار المصریہ کی بجائے وہ شاہی محلات کے مفتی کہلانے کے زیادہ مستحق تھے۔

شیخ مخلوف نے بالآخر موقع پاتے ہی اس سے فائدہ اٹھایا اور ایک عجیب بیان شائع کر دیا۔جس میں کہا کہ ظفر اللہ خان قادیانی ہے اور یہ لوگ کافر ہیں۔ شیخ مذکور نے اسی پر بس نہ کی بلکہ اس نے اپنے مقصد کو چھپا نہ رہنے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ حکومت پاکستان چونکہ اسلامی سلطنت ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ اس کافر وزیر کو اپنی وزارت خارجہ سے نکال دے کیونکہ اسلامی سلطنت میں کافر وزیر کا باقی رہنا مناسب نہیں۔گویا اس طرح شیخ مخلوف نے چوہدری ظفر اللہ خاں کے اس قول کا جواب دیا کہ اسلامی سلطنت میں بدکار بادشاہ کی کوئی جگہ نہیں۔

شیخ مخلوف (جنہیں آلۂ کار بنایا گیا تھا) کے بیان پر مصر اور پاکستان کے اخبارات نے پُرجوش جوابی حملہ کیا اور اس کی تغلیط کی۔ ہلالی پاشا نے جو ان دنوں مصر کے وزیر اعظم تھے قسم کھائی کہ شیخ مخلوف کی اس حماقت اور رعونت کے باعث انہیں افتاء کے منصب سے معزول کردوں گا۔لیکن انہیں بہت جلد معلوم ہوگیا کہ (سابق) شاہ مصر تو شیخ مخلوف کے سر کا بال تک بیکا نہیں ہونے دیں گے کیونکہ یہی سَر بادشاہ کیلئے حسب منشاء فتویٰ اور جواز پیدا کرتا رہتا ہے۔

(کتاب ''فاروق......ملکا'' مطبوعہ مصر صفحہ 72-73 بحوالہ رسالہ البشریٰ (حیفا فلسطین) مجلد 18 بابت دسمبر 1952ء)

الاستاذ احمد بہاؤالدین نے شاید یہ بات ہفت روزہ ''الصیاد'' (7راگست 1952ء) کی مندرجہ ذیل خبر سے اخذ کی ہے۔

ترجمہ: سابق بادشاہ فاروق کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ ہر قسم کی نصیحت اور راہنمائی کو ناپسند کرتے تھے بالخصوص سیاسی اور مذہبی معاملات میں جو لوگ ان کو نصیحت کرنے کی جرأت کرتے وہ انہیں سخت حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ایک دفعہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان مجلس اقوام متحدہ میں شمولیت کے بعد واپسی پر مصر سے گزرے تو سابق شاہ فاروق نے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا استقبال کیا۔اس موقعہ پر موصوف نے جن کا شمار دنیا کے خاص سیاسی اور ...... معزز شخصیتوں میں ہوتا ہے شاہ فاروق کو دوران ملاقات مذہبی امور پر مشتمل مشورے دئے۔ اس پر شاہ فاروق خفا ہوگئے اور اس ملاقات کے بعد علماء ازہر کو بلا کر مجبور کیا کہ وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے ملحد اور خارج از دین ہونے کا فتویٰ دیں۔ چنانچہ فتویٰ صادر کردیا گیا اور اخبارات میں اس کی اشاعت بھی ہوئی۔

اس فتویٰ سے پاکستان میں کہرام مچ گیا۔ پاکستانی سفیر مقیم قاہرہ نے سرکاری طور پر مصری حکومت کے پاس احتجاج کیا۔ اس وقت اس حکومت کے وزیر اعظم نجیب الہلالی تھے۔وزیر اعظم الہلالی نے اس بیباکانہ فتویٰ کی تردید اور اسے لغو قرار دینے کا معاملہ شاہ فاروق کے سامنے رکھا اور دستخط کے لئے کاغذ پیش کیا لیکن شاہ فاروق نے الہلالی کی تجویز پر دستخط کرنے سے انکار کردیا جس پر وزیر اعظم الہلالی نے اصرار کرتے ہوئے استعفیٰ کی دھمکی دی۔ بایں ہمہ سابق شاہ فاروق نے عواقب سے بے نیاز ہو کر متکبرانہ انداز میں فتویٰ کی منسوخی پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ چنانچہ وزیر اعظم الہلالی پاشا مستعفی ہوگئے۔

(''الصیاد'' 5راگست 1952ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود کا مکتوب اخبار ''اَلْیَوْم'' کے نام

قاہرہ (مصر) کے باثر وممتاز اخبار ''اَلْیَوم'' کی 26رجون 1952ء کی اشاعت میں الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی دیار مصریہ کا تحریک احمدیت کے خلاف ایک مغالطہ آفریں مضمون شائع ہوا جو جھوٹ کا پلندہ تھا۔جس پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے اسلامی دنیا کو اصل حقیقت سے باخبر کرنے کے لئے اخبار ''الیوم'' کے نام ایک مکتوب رقم فرمایا جس کا مکمل اُردو متن اخبار ''الفضل'' 4 ستمبر 1952ء میں شائع ہوا۔

مصری زعماء اور صحافیوں کا زبردست احتجاج

اس فتویٰ کی اشاعت پر مصریوں کو از حد قلق ہوا اور مصری عوام وخواص سرتاپا احتجاج بن گئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مصری زعماء اور پریس نے جو بیانات دئے وہ ان کی فرض شناسی، تدبر اور معاملہ فہمی کی بہت عمدہ مثال تھی۔

مفتیٔ مصر کا بیان

مفتیٔ مصر کو مصری پریس اور شخصیتوں کے احتجاج اور مذمت پر اپنے فتویٰ کے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر یہ بیان دینا پڑا:۔

ترجمہ: شائع شدہ بیان سرکاری فتویٰ نہیں ہے اور نہ اس کا اندراج خاص رجسٹر میں ہوا ہے اس کی حیثیت ایک نجی مجلس کی گفتگو سے زیادہ کچھ نہیں اور مسئلہ مذکورہ میں محض ایک شخصی رائے ہے۔

(اَخبار ''المصری'' 23 جون 1952ء)

مفتیٔ مصر نے ایک اور بیان میں کہا:
انہیں یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ ان کی گفتگو محرف و مبدل کر کے اور فتویٰ ظاہر کر کے شائع کی گئی ہے۔
(اُخبار ’’المصری‘‘ 28 جون 1952ء بحوالہ ’’البشریٰ‘‘ (حیفا) ذی الحجہ 1371ھ صفحہ 120)

مفتیٔ مصر کو پنشن دیدی گئی

بالآخر مفتی حسنین محمد مخلوف ریٹائرڈ کر دیئے گئے۔ اخبار المصور (12/مارچ 1954ء) نے لکھا:۔
یعنی گزشتہ ہفتہ شیخ حسنین محمد مخلوف کو پنشن دے دی گئی ہے بعد اس کے کہ انہوں نے بہت سی مشکلیں اور مصیبتیں کھڑی کر دی تھیں۔
نیز بتایا:۔
الاستاذ الشیخ مخلوف کے فتاویٰ ایسے معمولی حیثیت کے نہ تھے جن کو انسان بآسانی نظرانداز کر دے بلکہ ان کے اکثر فتوے آندھیاں اٹھانے اور طوفان برپا کرنے کا موجب بنے۔ یہی وجہ ہے کہ ان پر ہر جگہ اعتراضات کی بوچھاڑ کی گئی۔ ان قابل اعتراض فتاویٰ میں سرفہرست قادیانی جماعت سے متعلق فتویٰ ہے۔
(بحوالہ الفضل 11/اگست 1964ء صفحہ 4-5)

مصر کے شاہ فاروق کا عبرتناک انجام

الشیخ حسنین محمد مخلوف تو دوسال کے بعد پنشن یاب ہوئے مگر شاہ فاروق کی نسبت خدائے ذوالجلال کا آسمانی فیصلہ اس نام نہاد فتویٰ کے چند دن بعد ہی نافذ ہو گیا یعنی 22-23 جولائی 1952ء کی شب کو مصری افواج نے لیفٹیننٹ جمال عبدالناصر کی قیادت میں بغاوت کر دی۔ مصر وسوڈان کے اس مطلق العنان بادشاہ کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا اور عسکری انقلاب کے بعد جنرل محمد نجیب مصر کے سربراہ مقرر ہوئے۔
جنرل محمد نجیب نے بادشاہ کو معزول اور ملک بدر کرنے کے لئے حسب ذیل اعلامیہ جاری کیا:۔
ترجمہ: ان آخری ایام میں یہ دیکھتے ہوئے کہ ملک میں عام افراتفری پھیل گئی ہے جس نے زندگی کے تمام شعبوں پر اثر ڈالا ہے۔ یہ سب کچھ آپ کے ناجائز تصرف اور آئین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں ہے۔ عوام کی خواہش کو نظرانداز کیا گیا ہے یہاں تک کہ ہر فرد اپنی جان، مال اور عزت کو بھی محفوظ نہیں سمجھتا۔ آپ کی بے جا زیادتیوں کی وجہ سے جملہ اقوام عالم میں مصر کے وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ آپ کے زیر سایہ خائن، رشوت خور اشخاص ناجائز حمایت، بے جا اسراف اور ثروت کا ناجائز اور اندھا دُھند استعمال کرتے ہیں اور یہ سب کچھ مفلس اور غریب مصری عوام کے خزانہ سے ہو رہا ہے۔ یہ کوائف جنگ فلسطین میں منصّۂ شہود پر آچکے ہیں۔ ناقص اسلحہ کی خرید وفروخت کے رُسوا کن واقعات، عدالتوں کے فیصلے جن میں آپ کی شرمناک مداخلت سے حقائق پر پردہ پڑتا رہا، اعتماد اور انصاف کی بے حرمتی ہوئی، مجرموں کے جرائم کے ارتکاب کے لئے حوصلہ افزائی ہوئی، کئی لوگ بے تحاشا دولتمند ہو گئے اور بدکرداری میں حد کر دی اور ایسے حالات کیوں نہ رونما ہوتے جبکہ عوام اپنے بادشاہوں کی عادات وخصائل کو ہی اختیار کرتے ہیں۔
ان حالات کی وجہ سے فوج نے جو دراصل عوام کے اقتدار کی نمائندہ ہے مجھے اختیار دیا ہے کہ مَیں جلالۃ الملک سے مطالبہ کروں کہ آپ ہفتہ کے دن 26/جولائی 1952ء کو بارہ بجے دوپہر ولی عہد شہزادہ احمد فواد کے حق میں دستبردار ہو جائیں اور اسی روز چھ بجے شام سے پہلے اس ملک کو چھوڑ دیں ورنہ فوج عوام کی خواہش سے انکار کے جملہ نتائج کا ذمہ وار آپ کو قرار دے گی۔
(محمد نجیب کمانڈر انچیف مسلح افواج اسکندریہ 26 جولائی 1952ء)
مصری حکومت نے سابق شاہ کی تمام جائیداد واملاک پر قبضہ کر لیا اور فاروق کو نوٹس دے دیا گیا کہ وہ اپنی جائیداد میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتے اور ان کی تمام خواہشات کو رد کر دیا گیا۔ شاہ کی ذاتی ملکیت مصر میں دولاکھ ایکڑ سے زیادہ تھی اور اس کے علاوہ وہ دوکروڑ پونڈ کی دولت کے مالک تھے جو امریکہ اور سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں جمع تھی۔ شاہی محل میں ایک کمرہ جو قیمتی جواہرات سے لبالب تھا، کئی محلات، قسماقسم کے پھلوں کے باغات، یہ سب کچھ بحق سرکار ضبط کر لئے گئے اور شاہ فاروق نے اپنے ہاتھ سے پروانہ معزولی یوں تحریر کیا:۔
(ترجمہ) شاہی فرمان نمبر 65 1952ء ہم ہیں فاروق الاول شاہ مصر وسوڈان۔ چونکہ ہم ہمیشہ اپنی رعایا کی بہبود، خوشحالی اور ترقی کے خواہشمند رہے ہیں اور ہماری یہ انتہائی خواہش رہی ہے کہ ملک کو مشکلات سے ان نازک حالات میں محفوظ رکھا جائے جن سے آجکل وہ دوچار ہے۔ لہٰذا عوامی خواہش کے مطابق ہم نے تخت شاہی چھوڑنے اور ولی عہد احمد فواد کے حق میں دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیراعظم علی ماہر پاشا اس سلسلہ میں کارروائی کریں۔
رأس التین کے محل سے یہ پروانہ 26/جولائی 1952ء کو جاری کیا گیا
(المصور (اکتوبر 1952ء) بحوالہ البشریٰ (حیفا) شمارہ نومبر 1952ء صفحہ 165-166)

عجیب اتفاق

بعض اخبارات کے بقول محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف شاہ فاروق نے فتویٰ اس لئے صادر کروایا تھا کیونکہ چوہدری صاحب نے یہ کہا تھا کہ مسلمان حکومتوں کے سربراہوں اور حکمرانوں کا فرض ہے کہ اپنی زندگی میں اسلامی طریقوں کو رواج دیں اور اسلامی قوانین کی پابندی کریں تا ان کی راستباز زندگی ان کی قوموں کے لئے نمونہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ اگر حکمران صحیح اسلامی تعالیم پر کاربند نہیں ہوں گے تو ان کی رعایا بھی ان کے ہمرنگ ہو جائے گی۔
اب دیکھیں کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ شاہ فاروق کی معزولی کے پروانہ میں جو فرد جرم عائد کی گئی ہے اس میں یہی مذکورہ بالا الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ پروانہ معزولی میں شاہ فاروق کی سیاہ کاریوں کا ذکر کر کے عوام کی اخلاقی ودینی گراوٹ کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں نتیجہ مندرجہ ذیل الفاظ میں نکالا ہے کہ:
’’ایسے حالات کیوں نہ رونما ہوتے جبکہ عوام اپنے بادشاہوں کی عادات وخصائل کو ہی اختیار کرتے ہیں۔‘‘

جلاوطنی کا دردناک منظر

شاید قارئین کرام جاننا چاہیں گے کہ شاہ فاروق کا انجام کیا ہوا؟
شاہ فاروق اپنی معزولی پر دستخط کرنے کے بعد بوقت شام سکندریہ سے اپنے بحری جہاز میں بیٹھ کر اٹلی روانہ ہو گئے جہاں 13 برس تک گمنام زندگی بسر کرنے کے بعد 18/ مارچ 1965ء کو اگلے جہان سدھار گئے۔ مصر سے ان کی روانگی کا نظارہ نہایت دردانگیز اور عبرتناک تھا۔ ملک کو الوداع کہتے وقت شاہ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور انہوں نے اپنا چہرہ شرم کے مارے ڈھانپ لیا۔ شاہ اس وقت حسرت ویاس اور مایوسی کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

مصریوں کا ردّعمل اور تاثرات

شاہ فاروق کی دستبرداری کی خبر مصر ریڈیو نے نشر کی تو ملک بھر میں مسرت وشادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی (نوائے وقت لاہور 30 جولائی 1952ء صفحہ 3 کالم 5) حتیٰ کہ برطانیہ میں رہنے والے اکثر مصری باشندوں نے بھی شاہ کا تختہ اُلٹنے پر اظہار مسرت کیا نیز یہ رائے دی کہ شاہ کے خودغرض اور مطلب پرست حواری ہی شاہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر غیر ممالک میں مصر کے وقار کو ٹھیس پہنچانے کا موجب بنے ہیں۔
(زمیندار لاہور 3/اگست 1952ء صفحہ 3 کالم 1)
سابق وزیراعظم حسین سری پاشا کے داماد ڈاکٹر محمد ہاشم پاشا نے شاہ فاروق کی پرائیویٹ زندگی کی تفاصیل بے نقاب کیں جن میں ان کی عیش پرستی، رات کی زندگی، سرکاری کام میں مداخلت اور بددیانت افسروں سے میل ملاپ پر روشنی ڈالی۔
(نوائے وقت لاہور 3 جولائی 1952ء صفحہ 1)
رائل آٹوموبائل کلب کے صدر شہزادہ عباس حلیم (شاہ کے بھتیجے) کے حکم سے کلب کے ان کمروں کو بند کر دیا گیا جن میں شاہ مصریوں کے ساتھ ایک رات میں لاکھوں پاؤنڈ کا جؤا کھیلتے تھے۔ (زمیندار لاہور 2/اگست 1952ء صفحہ 1)
وفد پارٹی کے لیڈر مصطفیٰ نحاس پاشا اور سیکرٹری جنرل فواد سراج الدین پاشا نے انکشاف کیا کہ شاہ فاروق وفد پارٹی کو ختم کرنے کیلئے برطانوی استعمار پسندوں کے اشارات پر اخبارات کو مالی امداد دیتے رہے۔
(زمیندار لاہور 26/اگست 1952ء صفحہ 1)
اخبار ’’المصری‘‘ نے لکھا کہ شاہ فاروق کی بے پروائی اور ان کا تشدد ان کے اس حسرت ناک انجام کا باعث بنے ہیں اور ہمارے سینوں سے ایک بھاری بوجھ اتر گیا ہے۔
’’الاخبار‘‘ نے لکھا آج تاریخ کے ظالم اور جابر بادشاہوں کی فہرست میں شاہ فاروق جیسے ظالم اور تنگ دل بادشاہ کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔ فاروق ایک ایسا بادشاہ تھا جس نے اپنے عوام پر بے انصافی، بددیانتی اور تشدد سے حکومت کی جس نے انصاف اور آزادی کو کچلنے کیلئے شہنشاہیت کو تازیانے کے طور پر استعمال کیا اور جس نے مصر پر غلامی اور افلاس کو مسلط کیا۔ شاہ فاروق کو عوام نے تخت چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا بلکہ ان کی کرتوتوں اور بدعنوانیوں نے انہیں تخت سے محروم کر دیا۔
(نوائے وقت لاہور 31/جولائی 1952ء صفحہ 1)
(اخبار نوائے وقت لاہور نے 12/اگست 1952ء کے پرچہ میں شاہ فاروق کی ملت فروشی اور بدعملی پر ایک خیال افروز مقالہ بھی شائع کیا جو لائق مطالعہ ہے۔)

ظفر اللہ خان قضیہ فلسطین کے ہیرو

قضیہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی خدمات کے مضمون کے آخر پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات کے اعتراف، آپ کے خلاف فتویٰ پر ریویو اور دیگر تفاصیل پر مبنی ایک مشہور عربی شخصیت عبدالحمید الکاتب کے مضمون کے بعض حصے یہاں نقل کر دیئے جائیں جو رسالہ ’’العربی‘‘ ماہ جون 1983ء کے شمارہ میں بعنوان ’’ظفر اللّٰہ خان.. بطل قضية فلسطين‘‘ شائع ہوا۔ وہ اس میں لکھتے ہیں:
محمد ظفر اللہ خان صاحب (جو اُس وقت وزیر

خارجہ پاکستان تھے اور اقوام متحدہ میں بیس سال تک ایک مشہور ومعروف شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے رہے) کی آواز ہر عربی اور اسلامی قضیہ میں ان کے عظیم الشان مؤقف کی وجہ سے نمایاں رہی خواہ وہ فلسطین کا مسئلہ ہو خواہ کشمیر کا، خواہ اریٹیریا کا ہو یا الجزائر کا، یا وہ کسی بھی مصیبت زدہ اور مظلوم اقوام کا مسئلہ ہو۔

ظفر اللہ خان صاحب میں تین صفات ایسی تھیں کہ جنکی بدولت وہ اقوام متحدہ میں سب سے نمایاں شخصیت کے مالک بن گئے تھے۔آپ کی ملکی سیاست میں کام کرنے کی ایک لمبی تاریخ تھی۔ نیز آپ ایک قادر الکلام خطیب اور بے مثال وکیل تھے، اسی طرح عالمی اور......قوانین پر دسترس اور عبور رکھنے کی وجہ سے آپ ان دونوں قوانین میں ایک معتبر حوالہ متصور ہوتے تھے۔

لیکن جہاں تک آپ کے اپنے ملک کی سیاست میں کردار کا تعلق ہے تو شاید آپ ان تین اہم شخصیات میں سے ایک تھے جنھوں نے قیام پاکستان کی تحریک کی قیادت کی......اور جہاں تک آپ کی قانونی مقدرت کا تعلق ہے تو اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسکی وجہ سے بعد میں آپ عالمی عدالت انصاف کے جج اور پھر کئی سالوں تک اس کے صدر بننے کے اہل قرار پائے۔......اقوام متحدہ کی بلڈنگ کے دروازے کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں وقت کی پابندی کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔آپ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ آپ حقیقی اور صحیح معنوں میں دین ...... پر کاربند تھے۔

جہاں تک آپ کی قوت خطابت کا تعلق ہے تو اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ چھ گھنٹوں تک مسئلہ کشمیر اور کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے موضوع پر مسلسل خطاب فرماتے رہے اور حاضرین پوری توجہ کے ساتھ ہمہ تن گوش رہے، اس خطاب کو سننے کے لئے سلامتی کونسل میں دو نشستیں مخصوص کرنی پڑیں۔

محمد ظفر اللہ خان ہی وہ شخص ہے کہ جو فلسطین کے حق کے دفاع میں مرد میدان ثابت ہوا۔اس نے فلسطین کے بارہ میں عربوں کے حقوق کے دفاع میں خدا کی طرف سے ودیعت کی گئی خطابی مقدرت اور قانون وسیاست میں مہارت کے ہر جوہر کو آزمایا۔اس سلسلہ میں آپ کے خطابات حقیقی ...... روح سے معمور تھے اور اس یقین سے عبارت تھے کہ فلسطینی عوام کو پاکستانی عوام اور دنیا کی دیگر اقوام کی طرح برطانوی اور صہیونی تسلط سے آزادی کا مکمل حق حاصل ہے۔فلسطین میں عربوں کے حقوق اور اقوام متحدہ میں پیش ہونے والے ہر عربی اور اسلامی مسئلہ کے اس قابل قدر دفاع پر آپ کو ایک عربی حکومت نے یہ صلہ دیا کہ مصر کے مفتی نے آپ پر اسلام سے خارج ہونے بلکہ آپ کے کفر کا فتویٰ صادر کر دیا۔کیونکہ آپ اپنے اقوال اور خطابات میں اکثر مسلمانوں کی بدحالی کا سبب مسلمان حکمرانوں کی بدحالی کو قرار دیتے تھے۔ یہ بات شاہ مصر کو پسند نہ آئی چنانچہ اس ملک کے مفتی کی طرف سے وہ شرم ناک فتویٰ صادر ہوا۔تاہم مصری عوام اپنے ملک کے بادشاہ اور مفتی سے زیادہ باوفا اور قدر دان ثابت ہوئے......۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سٹیج پر ظفر اللہ خان صاحب کھڑے ہوئے اور ایک دکھ بھرا خطاب فرمایا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کی نظر مستقبل کی صورتحال پر بھی تھی اور اس فیصلہ کے خطرناک نتائج کے بارہ میں پیشگوئی بھی فرما رہے تھے جن کی زد سے یہ حکومتیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی جو آج فلسطین کے کھنڈرات پر یہودی حکومت کے قیام کے داعی اور اس کے لئے پر جوش ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اس یوم حزین کو اپنی پر شوکت اور گرجتی ہوئی آواز میں کہا:

تم یہ کہتے ہو کہ ہم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے کہ فلسطین کا ایک حصہ لے کر اس میں یہودیوں کو بسا دیں کیونکہ ''انسانیت'' کا تقاضا ہے کہ ہم ان ''مظلوموں'' کے لئے کم از کم ایسا کر دیں۔لیکن اگر یہ بات جو تم کہہ رہے ہو درست ہوتی تو تم ہماری تجاویز قبول کر لیتے اور ہر ملک ان بے وطن یہودیوں کے لئے اپنے دروازے کھول دیتا اور متعدد یہودیوں کو پناہ دے دیتا۔لیکن آپ سب نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔

آسٹریلیا ایک پورا براعظم ہونے کے باوجود کہتا ہے کہ ہمارا ملک تو بہت چھوٹا ہے اور نہایت گنجان آباد ہے۔کینیڈا کہتا ہے کہ ہماری زمین بھی بہت تھوڑی ہے اور ہماری زمین تو آبادی سے معمور ہے۔اور امریکہ اپنی عظیم انسانی اقدار اور اپنی وسیع وعریض اراضی اور بے شمار وسائل کے باوجود کہتا ہے کہ نہیں یہ تو کوئی مناسب حل نہیں ہے۔...........مَیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کل تمہیں دوستوں کی ضرورت پڑے گی۔کل تمہیں مشرق وسطیٰ میں دوستوں کی ضرورت ہوگی۔پھر تم خود ہی ان علاقوں کے لوگوں کو اپنا دشمن کیوں بنا رہے ہو۔ان ممالک میں اپنے فوائد کو خود اپنے ہاتھوں سے تباہ نہ کرو۔

نہر سویز کا قضیہ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا بتفصیل ذکر کرنے کے بعد اب اس عرصہ میں دیگر عرب ممالک کے لئے جماعت احمدیہ کی بعض خدمات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

نہر سویز پر برطانوی فوجیں قابض تھیں جن کی وجہ سے حکومت انگلستان اور حکومت مصر کے درمیان تنازع چل رہا تھا اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (وزیر خارجہ پاکستان) مشرق وسطی کے اسلامی ممالک کے دوسرے مسائل کی طرح اس تنازع کو نمٹانے کی بھی جدوجہد فرما رہے تھے۔اس سلسلہ میں آپ نے جنوری 1952ء کے اجلاس سے جنرل اسمبلی کے بعد لندن میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن سے بھی بات چیت کی۔ برطانیہ نے مصر کو مطلع کر دیا کہ وہ ایک معینہ میعاد کے اندر نہر سویز سے اپنی تمام فوجیں ہٹا لے گا۔ اخبار ''الاہرام'' مصر (21رفروری 1952ء) نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا کہ اس فیصلہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان کی مساعی کا بھاری دخل ہے۔

(الفضل 22فروری 1952ء)

اس کامیاب گفت وشنید کے بعد چوہدری صاحب مشرق وسطی کے دورہ کے سلسلہ میں چار روز تک قاہرہ میں ٹھہرے اور اس قضیہ کو نمٹانے کے لئے مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا ''عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نیز صلاح الدین پاشا، فوزی بیک (اقوام متحدہ میں مصر کے مستقل مندوب) اور دیگر زعماء سے ملاقاتیں کیں۔

اخبار ''زمیندار'' لاہور (29 فروری 1952ء) میں یہ خبر شائع ہوئی۔ قاہرہ 27 فروری۔ یہ سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ کی دوسری ملاقات تھی۔

سر ظفر اللہ خاں حکومت مصر کے مہمان کی حیثیت سے قاہرہ میں مقیم ہیں۔آپ خیر سگالی کے دورہ پر آئے ہیں۔سلامتی کونسل میں پاکستان کے متبادل نمائندے محمد اسد نے الگ تیس منٹ تک وزیر اعظم سے ملاقات کی۔سر ظفر اللہ خاں نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل غازی عبدالرحمٰن عزام پاشا کے ساتھ لنچ کھایا اور بعد دوپہر آپ نے پاکستانیوں کے اجتماع میں شرکت کی۔عربی کے بہترین مصنف شیخ محمد ابراہیم نے ایک دستی لکھا ہوا قرآن مجید سر ظفر اللہ خاں کو پیش کیا۔سر ظفر اللہ خاں جمعرات کو قاہرہ سے بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

اخبار ''المصری'' (قاہرہ) نے 25رفروری 1952ء کی اشاعت میں آپ کی مصر میں تشریف آوری پر ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا۔اس میں آپ کی ......خدمات کو سراہتے ہوئے اعتراف کیا کہ آپ کی سرگرمیوں اور دینی صلاحیتوں سے اسلامی ممالک کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔اقوام متحدہ میں اخبار المصری کے نامہ نگار نے اس سے بھی شاندار الفاظ میں آپ کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ پچھلے تین برسوں میں ......اس کے فلسفے اور اس کے مقاصد کے متعلق مغربی طاقتوں کے رویہ میں جو تبدیلی ہوئی وہ اکثر و بیشتر چوہدری (محمد) ظفر اللہ خاں کی قابلیت اور فہم وتدبر کے رہین منت ہے۔

(روزنامہ الفضل 27فروری 1952ء صفحہ 8)

تیونس اور مراکش کی تحریک آزادی کی حمایت اور دعا

تیونس اور مراکش کے جانباز مسلمان ایک عرصہ سے فرانس کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔مؤتمر عالم اسلامی نے فیصلہ کیا کہ 21رنومبر 1952ء کو دنیا بھر کے مسلمان یوم تیونس ومراکش منائیں۔اس فیصلہ کے مطابق حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر جماعت احمدیہ نے بھی ان مظلوم اسلامی ممالک کے مطالبہ آزادی کی حمایت میں جلسے کئے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی بخشے۔

(الفضل 21نومبر 1952ء صفحہ 2)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان نے اقوام متحدہ میں ان ممالک کے حق میں پُر زور آواز بلند کی جس کی تفصیل آپ کی خود نوشت سوانح ''تحدیث نعمت'' (طبع اول 1971ء) صفحہ 573-569 میں ملتی ہے۔ 1951ء میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران مراکش اور تیونس کے مسئلے کو ایجنڈا میں شامل کرنے کا سوال پیش ہوا تو آپ ہی کی تقریر اس موقع پر سب سے نمایاں تھی۔تقریر میں آپ نے امریکہ اور دیگر تمام ایسے ممالک کے طرز عمل کی مذمت کی جو ان مسائل کو شامل ایجنڈا کرنے کے خلاف تھے۔آپ نے جب دوران اجلاس فرمایا کہ اگر ان مسائل پر غور کرنے سے انکار کیا گیا تو مراکش میں قتل وخون ہوگا اور اس کی تمام تر ذمہ داری امریکی نمائندہ پر ہوگی تو امریکی مندوب کا رنگ زرد پڑ گیا۔

(ملت لاہور 22جنوری 1954ء صفحہ 7)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی دعاؤں، چوہدری صاحب کی کوشش اور اہل تیونس ومراکش کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشا اور یہ دونوں ملک 1956ء میں آزاد ہو گئے۔

(از تاریخ احمدیت جلد 15 صفحہ 416)

مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن

واقفین عارضی کے تاثرات و مشاہدات

وقف عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ہے

مکرم مبارک احمد سیف صاحب راولپنڈی لکھتے ہیں:۔

مجھے ذاتی طور پر اس وقف کا بہت فائدہ ہوا۔ آتے جاتے دعاؤں کا خاص موقع میسر آیا اور احباب جماعت سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہوا۔ یہ مبارک ایام خاکسار کے لئے ذہنی اور قلبی طمانیت اور روحانی پاکیزگی کا باعث بنے۔

مکرم محمد ظفر اللہ ڈوگر صاحب ربوہ لکھتے ہیں:۔

وقف عارضی کے فوائد و انوار سے جس قدر حصہ پانے کی توفیق ملی ان کا شمار کرنا ایسا ہی ہے جس طرح خدا تعالیٰ کے افضال کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ چند گنتی کے دن اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کا موقع، اگر ہم اس کو ایک رنگ میں اعتکاف آزاد کہیں تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

مکرم محمد رفیع صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

دوران وقف ہمیں بہت زیادہ دعاؤں کی توفیق ملی۔ ان دعاؤں میں پیارے آقا، جماعت احمدیہ عالمگیر، واقفین زندگی اور اسیران راہ مولیٰ، شہدائے احمدیت اور دیگر بزرگوں کو خصوصی طور پر یاد رکھا گیا۔ ہمارے علم میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا۔

مکرم زبیر احمد خان صاحب کراچی لکھتے ہیں:

خاکسار کو اس وقف سے خدا تعالیٰ کا پیار میسر آیا اور نہایت دلجمعی اور اخلاص کے ساتھ فرض کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ الحمدللہ اس وقف عارضی کے نتیجہ میں 4 خدام ایک ناصر اور دو اطفال باقاعدہ نماز باجماعت کے عادی ہوئے۔

مکرم مرزا حفیظ الرحمان صاحب کراچی لکھتے ہیں:۔

اپنی اصلاح کا موقع ملا۔ نمازوں میں جو کمی تھی ان کو وقت پر باجماعت ادا کرنے کی ہمت ملی۔ تلاوت قرآن شریف میں باقاعدگی کی کوشش کی گئی۔

مکرم رانا منیر احمد صاحب منگلی ضلع سانگھڑ لکھتے ہیں:۔

دعاؤں، نوافل، نماز باجماعت، مطالعہ کتب اور ترجمۃ القرآن سیکھنے کا موقع ملا۔ اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ وقف عارضی ہے۔ واقفین زندگی کی عظیم قربانی کا احساس بھی ہوا۔

مکرم اعجاز احمد جاوید صاحب کراچی لکھتے ہیں:۔

دوران وقف ایک نماز سنٹر بنایا۔ مطالعہ شمائل النبیؐ، تہجد اور دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اصلاح نفس کا موقع ملا۔

مکرم تنویر احمد صاحب چک 565 گ ب ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں:۔

وقف عارضی کے دوران انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کی توفیق ملتی ہے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع ملتا ہے اس وقف عارضی سے جماعت کے واقفین کی اہمیت بھی اجاگر ہوتی ہے۔

مکرم توصیف احمد صاحب اور مکرم فراز احمد صاحب بٹ اوکاڑہ لکھتے ہیں:۔

وقف عارضی کی بدولت ہم میں کچھ حد تک پاکیزہ تبدیلیاں آئیں۔ ہم نے روزانہ قرآن پاک کی تلاوت شروع کردی اور مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت پڑھنا شروع کردیں۔

مکرم محمد اقبال صاحب چک آر 227/9 ضلع بہاولنگر لکھتے ہیں:۔

یہ تحریک (وقف عارضی) نہایت اہمیت کی حامل اور اثر رکھنے والی تحریک ہے۔ سب سے زیادہ اپنے نفس پر بہت اثر پڑتا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ میں دوسروں کو نصیحت کر رہا ہوں۔ مجھ میں بھی یہ بات ہے کہ نہیں۔ اس طرح اپنے نفس کی اصلاح پہلے ہوتی ہے۔

مکرم مبارک احمد صاحب ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر لکھتے ہیں:۔

اصلاح نفس بہت زیادہ ہوئی میرے اندر سلسلہ کے ساتھ کام کرنے کا ایک نیا جذبہ پیدا ہوا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں بار بار وقف عارضی پر رہوں۔

مکرم سعید احمد صاحب احمد نگر نے کورپور چیمہ ضلع سیالکوٹ وقف عارضی کی۔ ان کے متعلق مکرم الطاف حسین صاحب صدر جماعت کورپور چیمہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم سعید احمد صاحب کے ماموں بابو فقیر علی صاحب 1931ء میں وہ ہمارے گاؤں جاگووال بیٹ میں دعوۃ الی اللہ کرتے کرتے آئے تو دو شریروں نے ان کو اور ان کے ایک ساتھی کو زدوکوب کیا۔ بیٹھک کا دروازہ بند کر کے ان کو سوٹیوں سے مارا۔ ان کے دیسی انڈے جو انہوں نے دیہاتیوں سے خرید کئے تھے توڑ دیئے۔ جب 1944ء میں میں ٹی آئی کالج میں داخل ہوا تو اتفاقاً بابو فقیر علی صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آئے تو میں نے عرض کیا جاگووال بیٹ بیاس سے۔ کہنے لگے وہاں احمدیت کا پودا لگنا تھا کیونکہ ہمیں وہاں مار پڑی تھی۔ (وفد 349۔ 2010ء۔ اندراج 29881-A)

مکرم رشید احمد صاحب کلیار ٹاؤن سرگودھا لکھتے ہیں:۔

مجھے وقف عارضی سے بہت فائدہ ہوا۔ اپنی اصلاح کا موقع ملا۔ نظام جماعت کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ محبت پیدا ہوئی۔ قلبی سکون ملا۔ نیز جو واقفین خدمت دین کر رہے ہیں ان سے محبت بڑھی۔

مکرم سید محمود احمد صاحب ملیر کینٹ کراچی لکھتے ہیں:۔

نماز تہجد، دعاؤں، مطالعہ کتب اور درود شریف وتکبیرات پڑھنے کی توفیق ملی۔ مکان کا ایک حصہ ایک سال سے خالی تھا۔ بہت کوشش کے باوجود کرایہ دار نہیں مل رہے تھے۔ وقف عارضی کے بعد کرایہ دار مل گئے۔

مکرم اسد سعید صاحب گلزار ہجری کراچی لکھتے ہیں:۔

وقف کے دوران خاکسار نے ذاتی طور پر اپنے اندر مثبت تبدیلیوں کا مشاہدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمتوں کا بھی جلوہ دیکھا۔

مکرم الیاس صاحب چک 37/12 چیچہ وطنی لکھتے ہیں "اللہ کے بیشمار فضل خاکسار نے وقف عارضی کے دوران دیکھے۔ کئی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوئیں"۔

مکرم منور احمد صاحب فیصل آباد لکھتے ہیں:۔

40 سال تقریباً فوج کی نوکری کرنے کے دوران باقاعدگی سے نماز باجماعت بیت میں ادا کرنے کی پیاس بڑی خوش اسلوبی سے پوری ہوئی۔ بڑی جماعت اور بڑی بیت میں باقاعدگی سے باجماعت نماز پڑھنے سے دل بہت سکون محسوس کر رہا ہے۔

مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب اوکاڑہ لکھتے ہیں:۔

مطالعہ کتب اور ذکر الٰہی کرنے کا بہت موقع ملا۔ اپنی غفلت، سستی اور بعض بد عادات سے بفضل اللہ تعالیٰ چھٹکارا حاصل کیا۔ خاکسار اس وقف کی برکت سے نمازوں میں باقاعدہ ہوگیا۔ مجھے اپنی اصلاح کرنے کا بھرپور موقع ملا۔ وقف عارضی کی تحریک میرے لئے بہت بابرکت ثابت ہوئی۔

مکرم نصیر احمد وڑائچ سرگودھا لکھتے ہیں:۔

خاکسار نے پندرہ دن زیادہ سے زیادہ حاضرین کو علمی فائدہ پہنچانے کے ساتھ علم کو عمل میں ڈھالنے کے لئے خدا کے فضل سے کافی محنت کی توفیق پائی اور اس کا بہت فائدہ بھی محسوس کیا۔

مکرم ظہور احمد صاحب ربوہ لکھتے ہیں:۔

وقف عارضی سے مطالعہ کا ذوق اور اصلاح نفس کا موقع ملتا ہے۔ یہ تحریک انسان کے اندر لامحدود تبدیلیاں پیدا کرتی ہے۔

مکرم احمد دین صاحب سانگلہ ہل لکھتے ہیں:۔

مطالعہ کتب جاری رہا۔ اللہ کے فضل سے خاکسار کو ذاتی طور پر بہت فائدہ ہوا۔ وقف عارضی کے نتیجہ میں خاکسار کی دنیا ہی بدل گئی روزانہ نماز تہجد کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ پیدا ہوئی۔

مکرم ماسٹر رشید صاحب تونسہ شریف لکھتے ہیں:۔

دوران وقف عارضی مطالعہ کتب تہجد اور اصلاح نفس کی طرف خصوصی توجہ کی گئی۔ یہ بات دیکھنے میں آئی کہ جو نیکیاں وقف عارضی کے ایام میں بجالانے کی توفیق ملی ہے۔ بعد میں بھی ان نیکیوں کو بجالانے کی توفیق ملی ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب بجہ میرپور آزاد کشمیر لکھتے ہیں:۔

نماز میں اپنی اصلاح، روحانی ترقی، برکت اور معاشی و معاشرتی کامیابیوں کے لئے پُرسوز دعاؤں کی توفیق ملتی رہی جس سے اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی رہی۔

مکرم سید مظفر احمد صاحب فیصل آباد شہر لکھتے ہیں:۔

وقف عارضی اصلاح نفس کے لئے ایک بہترین طریق ہے۔ اس میں سب سے پہلے پابندی وقت کی عادت پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں انسان خود کو تیار کرتا ہے۔ دعاؤں کا خاص موقع ملتا ہے۔ مشقت کی عادت پڑتی ہے۔ نیز ایسے احباب جو اپنی شرمیلی عادت کی وجہ سے لوگوں کے اجتماع میں بولنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ کبھی کبھار ہمت کر کے بولنے لگ جاتے ہیں اور اس طرح ان کی جھجک دور ہو جاتی ہے۔

مکرم حاجی نصیر صاحب حاصل پور لکھتے ہیں:۔

خاکسار مطالعہ کتب کرتا رہا خصوصاً ترجمۃ القرآن اپنی بعض کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش اور اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دی وقف عارضی کے ذریعہ خاکسار نے روحانی طور پر بہت فائدہ اٹھایا۔

مکرم شاہد لطیف صاحب لاہور لکھتے ہیں:۔

وقف کے دوران عبادات میں مزید بہتری آئی۔ حقیقی طور پر روح کی تسکین ہوئی۔ یہ اصلاح نفس کا بہترین طریقہ ہے۔ اس سے اپنی کمزوریاں بھی کھُل کر سامنے آتی ہیں اور دوسروں کو بیدار کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

مکرم نور الٰہی بشیر صاحب لاہور لکھتے ہیں:۔

خاکسار کو وقف عارضی کے دوران نمازوں میں خوب شغف حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے دعاؤں کا خوب موقع ملا۔ عبادات کی کیفیت میں بہتری آئی۔ وقف عارضی کے دن بندہ کے اپنے پروردگار کے ساتھ ایک عجیب تعلق میں گزرتے ہیں۔

مکرم عبدالماجد خان صاحب کا میرپور آزاد کشمیر لکھتے ہیں:۔

الحمدللہ بہت اچھا تجربہ رہا۔ بچوں کی تربیت و تعلیم کے ساتھ ساتھ ذاتی اصلاح اور دعاؤں کا موقع ملا۔ وقف عارضی کے بارہ میں خاکسار کے ذہن میں ڈر اور خوف تھا مگر اس خوف سے زیادہ لطف اور سرور ملا۔ مزید یہ کہ بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزار کر بچوں کی نفسیات اور ان کی اصلاح و تعلیم کا تجربہ حاصل ہوا۔

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

ڈینگی بخار اسباب، علامات اور احتیاطی تدابیر

آج کل ڈینگی بخار کا چرچا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے قارئین کو اس بیماری کے بارہ میں مختصراً بتایا جائے۔ اور اس کے اسباب علاج اور سدباب کا کچھ تذکرہ کیا جائے۔

سبب

ڈینگی بخار کی وجہ ایک وائرس ہے جو FLAVI VIRUS گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ انسانوں میں یہ ایک مچھر AEDES AEGYPTI کے ذریعہ پھیلتا ہے، یہ مچھر گھریلو مچھر کہلاتا ہے۔ یاد رہے ملیریا کو پھیلانے والا مچھر ANOPHELINE گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وائرس مچھر کے کاٹنے سے انسان میں منتقل ہوتا ہے اور افزائش کے بعد بیماری پیدا کرتا ہے۔ چند جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں یہ بیماری مچھر AEDES ALBOPICTUS کے ذریعہ بھی پھیلتی ہے۔ یہ مچھر ہمارے گھروں کے اندر اور آس پاس موجود ہوتا ہے اور صاف پانی میں پرورش پاتا ہے۔ یہ مچھر دن کے وقت کاٹتا ہے اور طلوع و غروب آفتاب کے وقت خصوصاً حملہ آور ہوتا ہے۔ شدید سردی اور گرمی میں یہ مچھر زندہ نہیں رہتے۔ ڈینگی وائرس کی چار اقسام ہیں لیکن یہ سب ایک طرح کا مرض پیدا کرتی ہیں۔

مچھر کی رہائش

یہ مچھر گھر کے اندر تاریک جگہوں پر رہتا ہے، اور گھروں سے باہر یہ ان جگہوں پر پایا جاتا ہے جہاں نمی، ٹھنڈک اور تاریکی ہو۔

ڈینگی مچھر ذخیرہ کئے گئے صاف پانی میں پرورش پاتے ہیں۔ مادہ مچھر مختلف جگہوں، گھروں، سکولوں اور دفتروں وغیرہ میں رکھے گئے پانی کے برتن ڈرم، مٹکے، بالٹیاں، گملے، پانی کی ٹینکیاں اور جہاں بارش کا پانی جمع ہو وہاں انڈے دیتی ہے جو دس دن میں مکمل مچھر بن جاتے ہیں۔

علامات

ڈینگی بخار عموماً ایک خود بخود ختم ہونے والا SELF LIMITED بخار ہے جس میں علامات نہ ہونے سے لے کر شدید علامات مثلاً خون بہنے اور SHOCK تک ہوسکتی ہیں۔ مچھر کاٹنے اور وائرس کی منتقلی کے دو سے سات دنوں میں انسانی جسم میں وائرس کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور اس مرض کی ابتدائی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ابتدائی طور پر سر درد، تھکن اور سستی ہوتی ہے۔ جس کے بعد یک دم تیز بخار شروع ہو جاتا ہے۔ بخار کے ساتھ ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد، جوڑوں میں درد، سر درد اور بعد ازاں پورے جسم کے انگ انگ میں دکھن اور شدید دردیں ہوتی ہیں اسے عرف عام میں BREAK BONE FEVER کہا جاتا ہے۔ آنکھوں کی حرکت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں پانی اترنا، بھوک کی کمی، متلی، قے، دل کی رفتار کا کم ہونا، ڈپریشن، آنکھوں میں سرخی وغیرہ بھی اس مرض کی عمومی علامات میں شامل ہیں۔ بخار مسلسل بھی ہوسکتا ہے اور بعض اوقات یک دم تیزی کے بعد چوتھے یا پانچویں روز ٹوٹ جاتا ہے لیکن ایک بار پھر شدت اختیار کر جاتا ہے۔ جسم پر چھوٹے چھوٹے دھبے پہلے ایک دو دن میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ تیسرے سے پانچویں روز سرخی مائل دھبے ہتھیلیوں اور تلوؤں کے سوا پورے جسم پر نکل آتے ہیں۔ ان سرخی مائل دھبوں پر اگر دباؤ ڈالا جائے تو وقتی طور پر بے رنگ ہو جاتے ہیں۔ ڈینگی بخار کی شدید صورت "DENGUE FEVER" یا "DENGUE HEMORRHAGIC SHOCK SYNDROME" کہلاتی ہے۔ اس میں خون کو جمانے والے ذرات یعنی PLATELETS اور سفید خلیات کم ہو جاتے ہیں۔ ابتداءً ناک، کان، منہ سے اور پھر معدے اور آنتوں سے بھی خون جاری ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں DISSEMINATED INTRAVASCULAR COAGULATION کی وجہ سے خون کی نالیوں میں خون جم کر پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تشخیص اور علاج

خون کے ٹیسٹوں سے اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔

1-اس وائرس کو خون کے نمونوں سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔

2-اس کا ANTIBODY TITRE خون میں بڑھ جاتا ہے۔

3-PCR کے ذریعہ بھی اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس کا کوئی مخصوص علاج نہیں ہے۔ مریض کا درجہ حرارت $102\ ^0F$ سے کم رکھیں۔ شدید دردوں اور بخار کی صورت میں "پیراسیٹامول" لی جاسکتی ہے۔ اسپرین یا بروفن لینے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ یہ خون کو پتلا کر دیتی ہے۔ مریض کو روزمرہ غذا کے ساتھ ساتھ جوس، سوپ، دودھ، مشروبات، گلوکوز اور زیادہ پانی پینے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ مناسب آرام تکلیف کم کرنے میں ممد ہوتا ہے۔ خون زیادہ مقدار میں بہنے پر شدید صورتوں میں انتقال خون کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس کی ویکسین بنانے پر کام ہو رہا ہے لیکن تا حال مارکیٹ میں اس کی کوئی ویکسین نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی دافع وائرس (ANTIVIRAL) دوائی بھی فی الحال مؤثر نہیں ہے۔

احتیاطی تدابیر

''پرہیز علاج سے بہتر ہے'' کا مقولہ ڈینگی بخار پر پوری طرح صادق آتا ہے، کیونکہ اس سے بچاؤ کے لیے معمولی کاوش آپ کو اس بیماری سے بچا سکتی ہے۔ مچھروں کی افزائش کو روکنا اس کے علاج میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

مچھروں کی افزائش کی روک تھام

1-اپنے گھر اور آس پاس موجود ڈینگی پھیلانے والے مچھروں کا خاتمہ کریں۔ یہ مچھر عام طور پر پانی میں پرورش پاتے ہیں۔

2- اپنے گھر کے صحن میں موجود کوڑا کرکٹ اور غیر ضروری سامان جس میں بارش کا پانی جمع ہو سکتا ہو، وہ ختم کر دیں اور ان پر مچھر مار سپرے کر دیں۔

3- استعمال شدہ بوتلیں، پرانے برتن، ٹین کے ڈبے اور پلاسٹک بیگ مناسب طریقے سے ٹھکانے لگا دیں تا کہ ان میں بارش کا پانی جمع نہ ہو سکے۔ ایسے پانی میں مچھر پیدا ہوتے ہیں جو ڈینگی پھیلاتے ہیں۔

4- صاف پانی جمع کرنے کے برتن مثلاً گھڑے، ڈرم، بالٹی، ٹب وغیرہ ڈھانپ کر رکھیں۔

5- چھت پر پانی سٹور کرنے کی ٹینکی کو مکمل طور پر ڈھانپ کر رکھیں اور پانی کے داخل اور خارج ہونے کے مقام پر جالی لگوائیں۔

6- گملوں اور پودوں کی کیاریوں میں پانی جمع نہ ہونے دیں، گملوں کے نیچے برتنوں کو بھی خشک رکھیں کیونکہ مادہ مچھر وہاں بھی انڈے دے کر اپنی نسل بڑھا سکتی ہے۔

7- گھر کے آس پاس پانی جس کی نکاسی ممکن نہ ہو اس میں مٹی کا تیل ڈال دیں۔

8- پانی کے ٹوٹے ہوئے پائپوں کی فوراً مرمت کروالیں تا کہ ان میں سے پانی کا ٹپکنا اور رسنا بند ہو جائے۔

9- روم ایئر کولر وغیرہ سے جو استعمال میں نہ ہوں، پانی خارج کر دیں۔

10۔ گاڑی کے پرانے ٹائروں کو مناسب طریق پر سنبھالیں تا اُس کے اند بارش کا پانی اکٹھا نہ ہو سکے۔

خود کو اور اپنے کنبے کو بچائیں

1- سورج نکلنے اور غروب ہونے کے وقت لمبی آستینوں والی قمیص پہنیں تا کہ مچھر نہ کاٹ سکے۔

2- باغیچوں اور پارکوں میں سیر کرتے ہوئے جسم کو ڈھانپے رکھیں۔

3- دروازوں، کھڑکیوں اور روشن دانوں میں جالی لگوائیں۔

4- جسم کے کھلے حصوں بازو اور منہ پر مچھر دور رکھنے والی لوشن استعمال کریں۔

5- گھروں اور دفتروں میں مچھر مار سپرے اور کوائل میٹ استعمال کریں۔

6- گھر کے پردوں پر بھی مچھر مار ادویات کا سپرے کریں۔

7- اپنے بچوں کو ڈینگی مچھر سے حفاظت کے طریقوں سے آگاہ کریں۔

8- باہر سوتے وقت مچھر دانیوں کا استعمال کریں۔

خدمت خلق۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا ایک طریق ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

درخواست دعا

مکرم رفیع احمد شاہنواز صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مشہود احمد صاحب ولد مکرم حکیم شیخ فضل محمد امین صاحب کپورتھلوی آف گوجر خان عرصہ 2 سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ دل کا سائز بڑھ چکا ہے اور دل کی شریانیں تنگ ہوگئی ہیں۔ اینجیوگرافی ہو چکی ہے۔ کچھ کمزوری بھی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم کاشف محمود صاحب ولد مکرم محمد اعظم صاحب چک نمبر 81 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ بعمر 65 سال دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق محافظ خزانہ دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار سولہ سال قبل بیت المہدی میں ہونے والے بم دھماکہ میں شدید زخمی ہوا تھا۔ صحت بدستور علیل چلی آرہی ہے میری بیوی بھی کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ میرا بیٹا عبدالودود آسٹریلیا میں کمر درد کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے سب بیماروں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ بٹوہ

مکرم حامد حسین صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29/ اگست 2011ء کو دوپہر 12 بجے کے قریب ایک عدد لیڈیز بٹوہ علوی مارکیٹ ربوہ میں کہیں گر گیا ہے جس میں نقدی اور شناختی کارڈ ہے براہ کرم جن صاحب کو ملے مجھے پہنچا کر یا اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

فون نمبر 0333-6564532

☆......☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 5 ستمبر

طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:30

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

کاٹن اور لان کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب 0344-7801578

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

Job opportunities in Skylite Communications Rabwah Office

POSITION	REQUIREMENTS
IT Professionals	Graduate/Master in computer science with 2 year experience
Graphic Designer	Photoshop, Corel Draw, InDesign, Internet knowledge
Web Designer	HTML, CSS, Dreamweaver, JavaScript
Sales Executives	Capable to communicate in American Accent, Internet knowledge

Gratuity and Medical facility are also provided
Send your CV on jobs@skylite.com OR contact at 0476215742,
Candidates who want to work online from home can also apply.
Skylite .communications

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

FR-10

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

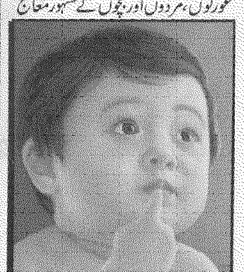

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسلام آباد سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک A/47 قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء